REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۹ — شمارہ ۱۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ: سالانہ ۲۰ روپے، ششماہی ۱۰ روپے، ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۴۵ روپے، فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

Ch. Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ شہادت (اپریل)، سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۴ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور کو ضعف ابھی باقی ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۸ شہادت (اپریل)، محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع حضرت بیگم صاحبہ تاحال حیدر آباد اور مدراس وغیرہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۵ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ — یکم ہجرت ۱۳۵۹ ہش — یکم مئی ۱۹۸۰ء

جمہوریہ لائبیریا (مغربی افریقہ) میں

صرف ایک روز کے اندر بیس لامذہب افراد کا قبولِ اسلام

(مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد امیر و مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن، لائبیریا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خُدا کے وعدوں کے عین مطابق حقیقی اسلام کا نُور اشاعتِ دین کے اس بابرکت دَور میں رفتہ رفتہ ہر قوم اور نسل، مُلک اور برِّاعظم کو منوّر کر رہا ہے۔ اسلام کے رُوحانی مراکز سے ہزاروں میل دُور لائبیریا (مغربی افریقہ) میں بھی اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو قبولِ حق کی توفیق دے رہا ہے۔ امسال خُدا تعالیٰ نے ہمارے دو مخلص واقفِ زندگی بھائیوں یعنی برادرم سردار رفیق احمد صاحب ایم۔ اے پرنسپل نصرت جہاں ہائی سکول سانوے اور آپ کے شریکِ کار برادرم چوہدری محمد علی صاحب سائنس ٹیچر کے ذریعہ ایک روز کے اندر بیس لامذہبوں کو قبولِ اسلام کی جس رنگ میں توفیق عطا فرمائی، وہ ایک ایمان افروز داستان ہے۔ اور موعودہ خدائی نصرت کا مُنہ بولتا ثبوت۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمارے نصرت جہاں ہائی سکول سانوے سے پندرہ میل شمال کی طرف ایک چھوٹی سی بستی بونوبوگلا (BONOBOGHLA) ہے جہاں سے دُشوار گزار راستہ طے کر کے ایک نیک دل اور پرہیزگار معمّر مسلمان بھائی مالو کولے (MALO KOLE) برادرم سردار صاحب سے ملاقات، دینی تبادلۂ خیالات۔ در حصولِ علمِ دین کی غرض سے گاہے گاہے سانوے آیا کرتے تھے۔ چنانچہ برادرم موصوف کو اکثر اوقات انہیں احسن رنگ میں پیغامِ حق پہنچانے کا موقع ملتا رہتا۔ یہ سلسلہ گزشتہ چار پانچ برس سے جاری تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں برادرم مالو کولے کے دل میں احمدیت کے بارہ میں حُسنِ عقیدت آہنی چٹان کی طرح راسخ ہو گئی۔ یہاں تک کہ گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وہ اچانک وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

چنانچہ مرحوم بھائی کے اعزاء سے تعزیت کی غرض سے اہلِ دیہہ سے طے شدہ پروگرام کے مطابق برادرم سردار رفیق احمد صاحب کی سربراہی میں برادرم محمد علی صاحب سائنس ٹیچر اور برادرم عبد الغفور صاحب (لائبریرین) پر مشتمل قافلہ سانوے سے بونوبوگلا کے لئے ۱۰ر فروری ۱۹۸۰ء کو ساڑھے سات بجے روانہ ہوا۔ پون گھنٹے کے کار کے سفر کے بعد خاص دُعاؤں کے ساتھ اپنے مقامی احمدی بھائی کی رہنمائی میں جنگل سے گزرنے والی دُشوار گزار پگڈنڈی پر پیدل سفر کا آغاز ہوا جو بعض اوقات ایسے شدید گھنے جنگلات میں سے گزری جہاں دن کے وقت بھی اندھیرا تھا۔ نیز جگہ بجگہ گھٹنوں تک دلدل اور گہرے پانی سے بھی گزرنا پڑا۔ دلدل کی غیر یقینی کیفیت کی بناء پر ہمارے مقامی احمدی بھائی عبد الغفور صاحب بڑے اخلاص سے ایسے مواقع پر بارہا دوسرے دونوں اراکینِ وفد کو بڑی ہمت اور جانفشانی سے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر پار لے گئے۔ دو ایک مرتبہ تو وہ خود بھی دلدل میں پھنس گئے مگر اللہ نے فضل فرمایا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرًا۔

جنگل کے رستے غیر یقینی تو ہوتے ہی ہیں۔ لیکن ایک دوبار تو رستہ بالکل غیر واضح ہو گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے کمزور بندوں کی غیب سے مدد فرمائی۔ اور اچانک اس جنگل میں ظاہر ہونے والا ایک انجانا راہرو اُن کا راہنما بن کر بخیر و عافیت انہیں منزلِ مقصود تک لے گیا۔ اللہ کا اس بندۂ خدا پر کرم ہُوا کہ وہ بھی بیعت کنندگان میں شامل ہو گیا۔ فالحمد للہ۔

جب وفد بونوبوگلہ پہنچا تو سب حاضرینِ دیہہ نے احمدیہ وفد کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور ابتدائی تعارفی گفتگو کے بعد مرحوم کا ذکرِ خیر شروع ہو گیا تو پتہ چلا کہ مرحوم کو اُن کی وصیت کے مطابق اُن کے ربڑ فارم میں دفن کیا گیا ہے۔ یہ دریافت کرنے پر کہ انہوں نے آبادی سے اتنی دُور اپنی تدفین کے لئے جگہ کیوں منتخب کی تو بتایا گیا کہ مرحوم نے اپنی قبر کے لئے اس جگہ کی تعیین اس لئے کی تھی کہ خواب میں دو فرشتوں نے ظاہر ہو کر انہیں دوبار ایسا کرنے کے لئے کہا تھا۔ چنانچہ وفد اور سب احباب مرحوم بھائی کی قبر پر گئے۔ وہاں برادرم سردار رفیق احمد صاحب نے جملہ حاضرین کے سامنے زندگی و موت کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ دُنیا عارضی ہے۔ ہمارے مرحوم بھائی کی طرح ہم میں سے ہر ایک نے بالآخر اس دُنیائے فانی سے کوچ کرنا ہے۔ اگر ہم مرحوم کی طرح نیک اعمال بجا لائے، قرآن کریم سے ظاہری و باطنی محبت کی اور عبادتِ الٰہی میں حلاوتِ ایمان پائی تو اللہ تعالیٰ ہم سب سے دونوں جہان میں راضی ہو گا۔ اور ہم اُخروی جنت کے وارث ہوں گے۔ چونکہ اس علاقہ کے لوگ اکثر لامذہب (یعنی پیگن) ہیں اس لئے ہستی باری تعالیٰ اور اس کی توحید و وحدانیت کو سامعین کی سہولت کے لئے وضاحت سے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ انسانی زندگی کا مقصدِ وحید وسیع معنوں میں خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ قبر پر دُعا کے بعد سب احباب وفد سمیت گاؤں لوٹ آئے۔ جہاں پہنچ کر محترم سردار صاحب نے اس گاؤں کے چیف کو احمدیہ مسلم مشن لائبیریا کی طرف سے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا ہدیہ پیش کیا۔ جس کو انہوں نے نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس بستی کے افراد اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اکثر سانوے آ کر ہمارے مقامی احمدی احباب اور نصرت جہاں ہائی سکول کے اساتذہ سے احمدیت کے بارہ میں تبادلۂ خیالات کرتے رہتے تھے۔ نیز ہمارے مرحوم بھائی وقتاً فوقتاً انہیں احمدیت کی حقانیت کے مختلف پہلوؤں سے باخبر کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی گفتگو کے دوران اسلام کے معاشرتی اصولوں اور خصوصاً حلال و حرام کے مواضیع پر حاضرین سے تبادلۂ خیالات خدا کے فضل و کرم سے بڑے مؤثر رنگ میں ہوا جس کے بعد خصوصی الٰہی نصرت کے نتیجہ میں بیس مرد و زن برضا و رغبت بیعت فارم پُر کر کے حلقہ بگوشِ حقیقی اسلام ہو گئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

بعد ازاں اراکینِ وفد نے سب لائبیرین بھائیوں کے ساتھ مل کر دوپہر کا کھانا تناول کیا۔ باہمی مشورہ سے قبل ازیں تعمیر شدہ ایک صاف ستھرے اور فراخ کمرہ کو بطور مسجد استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو حُسنِ اتفاق سے پہلے ہی قبلہ رُخ بنا ہوا تھا۔ پھر اُن سب نومسلموں نے ہمارے وفد کے ساتھ ظہر و عصر کی نمازیں اس نئی مسجد میں باجماعت ادا کیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
یکم ہجرت ۱۳۵۹ ہش

علماءِ دیوبند کی خام خیالیاں (۲)

گذشتہ شمارے میں ہم نے جشنِ صد سالہ دار العلوم دیوبند کے بعض اُن پہلوؤں کی نشاندہی کرتے ہوئے علماء دیوبند اور علماء جماعتِ اسلامی کے مابین تازہ ترین محاذ آرائی کا اجمالی تذکرہ کیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہم نے اپنی جانب سے یہ وضاحت بھی پیش کی تھی کہ جماعتِ احمدیہ کے سامنے چونکہ تبلیغ و اشاعتِ دین کے بے شمار مہتم بالشان منصوبے اور ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک انتہائی وسیع میدانِ عمل موجود ہے جس پر وہ ہمہ وقت اس اہم فریضہ کی بجاآوری میں تمام اکنافِ عالم میں سرگرمِ عمل ہے اس لئے ہمیں اپنے ان عظیم القدر مقاصد سے ہٹ کر ان فروعی، غیر متعلقہ اور لایعنی باتوں کی طرف توجہ دینے کی نہ تو کبھی فرصت ملی ہے اور نہ ہی ہم اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

تاہم علماء دیوبند اور علماء جماعتِ اسلامی کے مابین جاری حرب و ضرب کے دوران جنگ کے بارے میں ہمیں کسی نوع کی رائے زنی کرنے کی چنداں ضرورت پیش نہیں آتی لیکن جب ہم مولانا ذوالفقار احمد صاحب گوالیاری اپنے مضمون "دار العلوم کا مسلک اعتدال" کے تحت بلاوجہ ہمیں اپنی تنقید و ملامت کا نشانہ بنانے کی زحمت فرماتے ہیں تو مولانا موصوف نے اپنی معقولیت نوازی اور اعتدال پسندی کا جو مظاہرہ کیا ہے اس کا ملاحظہ فرمائیے:-

"اس دور میں معقولیت پسند دینداروں کی ایسی جماعت پیدا کی جس نے ہر دور میں اس نقطۂ اعتدال کو ہمیشہ قائم رکھا جو خیرِ اُمت اور اہلِ سنت والجماعت کا طرۂ امتیاز رہتا۔ اس اعتدال کی نہ تفضیل ہے نہ تبرا۔ نہ مزار پرستی ہے نہ تصوف بیزاری۔ نہ قادیانیت ہے نہ مہدویت، نہ انکارِ حدیث ہے نہ رفضِ فقہ۔ نہ افراط ہے نہ تفریط۔ بلکہ ایک ایسا نپا تُلا پیمانہ ہے جس کی اعتدال پسندی ہر دور میں قابلِ رشک رہی ہے"

اس اعتدال پسندی کا عملی مظاہرہ بھی خود مولانا کے قلم سے ہی ملاحظہ کیجئے۔ لکھتے ہیں:-

"غرض پرویزی ہو یا چکڑالوی۔ برقی فتنہ ہو یا مرزائی۔ تصوف بیزار فتنہ ہو یا مزار پرست۔ انکارِ حدیث کا فتنہ ہو یا انکارِ فقہ کا۔ اشتراکی فتنہ ہو یا بدعت کا۔ مذمتِ صحابہ کا فتنہ ہو یا تفضیل کا۔ غرض کوئی جماعت یا فرد ایسا نہیں جس نے اس راہِ اعتدال کو چیلنج کیا ہو اور اس کچھار کے شیروں نے اس کا مقابلہ نہ کیا ہو"۔ (الجمعیۃ ۱۵ر مارچ ۱۹۸۰ء)

سب سے پہلے تو ہم مولانا موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہیں گے کہ انہوں نے ارشادِ نبوی "لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ" (ابو داؤد) سے صریحاً روگردانی اختیار کرتے ہوئے یک قلم کتنے ہی مکتبِ فکر کے مسلمانوں کو بیک کراں متعصبانہ خطاب سے نوازا ہے، اگر اس کا نام اعتدال اور معقولیت پسندی ہے تو پھر بقول مولانا محمد عثمان فارقلیط مرحوم:-

"علماء اہلِ سنت اور قادیانی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں"۔ (شبستان نومبر ۱۹۷۲ء)

ان کا اخلاقی فرض بنتا تھا کہ سب سے پہلے وہ خود کو اور اپنے ہم مسلک علماء اہلِ سنت والجماعت کو اس زمرہ میں شامل کرتے تاکہ ان کا اعتدال پسندی کا دعویٰ بلا دلیل نہ ٹھہرتا۔

پھر اگر جماعتِ احمدیہ کے بارے میں مولانا کا یہ ذاتی اجتہاد کسی عقلی اور منطقی دلیل پر مبنی ہوتا تب تو ہم یقیناً اسی دلیل کی روشنی میں جواب دینے کی کوشش کرتے۔ مگر افسوس کہ موصوف نے اس ضمن میں خاموشی اختیار کرنے میں ہی عافیت سمجھی ہے۔ اس لئے کافی غور و خوض کے بعد خود ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مولانا کا روئے سخن شاید ختمِ نبوت کے اسی اختلافی مسئلہ کی جانب ہے جو ہمیشہ سے ہمارے اور علماء اہلِ سنت والجماعت کے درمیان مابہ النزاع چلا آیا ہے۔ سو واضح رہے کہ اس باب میں جماعتِ احمدیہ کا عقیدہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوت ان پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں، اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو اُن کی اُمت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرفِ مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہی کے فیض اور انہی کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ اُمتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی"۔ (تتمہ چشمۂ معرفت صفحہ ۹)

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو"۔ (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۵)

پس اگر یہی عقیدہ موجبِ فتنہ و فساد ہے تو پھر اُن تمام بزرگانِ دین اور علماء سلف سے متعلق نظر جنہوں نے اس باب میں جماعتِ احمدیہ کے عقیدہ و مسلک کی ہی تائید فرمائی ہے۔ ہم خود علماء دیوبند کے مُسلّمہ درج ذیل بعض بزرگان کی تحریرات پیش کر کے ان کے بارے میں مولانا گوالیاری صاحب کی رائے جاننا چاہیں گے۔ مثلاً بارھویں صدی ہجری کے مجدد اور بانی مدرسہ دیوبند کے پیرِ طریقت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"آنحضرت پر بایں معنی نبی ختم ہوئے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے صاحبِ شریعت بنا کر بھیجے"۔ (ترجمہ از عربی عبارت تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳)

اسی طرح بانی مدرسہ دیوبند اپنے عقیدہ و مسلک کا اظہار بایں الفاظ فرماتے ہیں:-

"اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقامِ مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳)

نیز محترم موصوف اپنی اسی کتاب میں ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:-

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا"۔ (ایضاً صفحہ ۲۸)

اسی طرح بانی مدرسہ دیوبند کے ہم عصر علامہ حکیم صوفی محمد حسین صاحب مصنف "غایۃ البرہان" تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"الغرض اصطلاح میں نبوت بخصوصیت الٰہیہ خبر دینے سے عبارت ہے۔ وہ دو قسم پر ہے۔ ایک نبوت تشریعی جو ختم ہوگئی۔ اور دوسری نبوت بمعنی خبر دادن وہ غیر منقطع ہے"۔ (کواکب الدریہ صفحہ ۱۴۷-۱۴۸)

فقہ حنفیہ کے نامور فقیہ اور مسلّمہ بزرگ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی فرنگی محلی اس باب میں اپنا مسلک یہ بیان فرماتے ہیں کہ:-

"بعد آنحضرت صلعم یا زمانے میں آنحضرت صلعم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحب شرعِ جدید ہونا البتہ ممتنع ہے"۔ (رسالہ دافع الوساوس صفحہ ۱۶)

مولانا محمود الحسن صاحب پرنسپل دار العلوم دیوبند آیت خاتم النبیین کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مُہر سب نبیوں کی"۔ (قرآن مجید مترجم و محشی مطبوعہ مدینہ پریس بجنور صفحہ ۵۴۸)

محترم قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"دجالِ اعظم کو نیست و نابود کرنے کے لئے اُمت میں ایک ایسا خاتم المجددین آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو۔۔۔۔۔۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختمِ نبوت کی رُوحانیت کا انجذاب اُسی مجدد کا قلب کر سکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو"۔ (تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۹)

نیز مدیر "صدقِ جدید" مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مرحوم تحریر فرماتے ہیں:-

"مرزا صاحب مرحوم اگر اپنے تئیں نبی کہتے ہیں تو اس معنی میں ۔۔۔ منتظر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ ختمِ نبوت کے منافی نہیں"۔ (الفضل قادیان ۲۱ر مارچ ۱۹۲۵ء)

پھر طُرفہ یہ کہ سلسلہ نبوت ہی کی طرح سلسلۂ وحی والہام کو بھی کلیتہً منقطع ماننے کے باوجود خود فاضل مضمون نگار اپنے اسی مضمون میں سلسلہ وحی والہام کے اجراء کو اس رنگ میں تسلیم بھی کر چکے ہیں کہ:

"مشیتِ الٰہی نے چند برگزیدہ نفوس کے دل میں الہام فرمایا۔۔۔۔۔۔ کام کی ابتداء ہوئی۔ کام کیونکہ الہام کی بنیاد پر شروع ہوا تھا اس لئے حق تعالیٰ نے انار کے درخت سے شروع ہونے والی اس چھوٹی سی درسگاہ کو ایک جامعہ، ایک ادارے اور ایک تحریک کی شکل میں کر دیا"۔ (الجمعیۃ ۱۵ر مارچ ۱۹۸۰ء)

پس اگر مسئلہ ختمِ نبوت اور سلسلہ وحی والہام کے بارے میں جماعتِ احمدیہ کا مسلک و اعتقاد کسی فتنہ و شرارت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے تو کیا بعینہٖ اسی مسلک و عقیدہ کی مکمل تائید کرنے کے نتیجہ میں متذکرہ بالا تمام بزرگان و علماء دین حتیٰ کہ خود فاضل مضمون نگار بھی اسی "فتنہ" میں برابر کے شریک قرار نہیں پاتے ۔۔۔۔!؟ بالخصوص ایسے حالات میں جبکہ خود مفتی دار العلوم دیوبند جناب سید مہدی حسن صاحب بھی آج سے بہت عرصہ پہلے خود بانیٔ مدرسہ دیوبند کے بارے میں ان کے متذکرہ بالا تائیدی بیان کی روشنی میں یہ فتویٰ صادر کر چکے ہیں کہ:-

"شخص مذکور ملحد و بے دین ہے۔ عیسائیت اور قادیانیت کی رُوح اس کے جسم میں سرایت کئے ہوئے ہے"۔

(صدقِ جدید لکھنؤ ۴ر جنوری ۱۹۶۳ء)

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ایک دوسرے کا مال جھوٹ اور فریب کے ذریعہ ناحق اور ناجائز طور پر مت کھاؤ

ناحق اور ناجائز طور پر دوسروں کے اموال کھانا انہیں قتل کرنے کے مترادف ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے قرب کو حاصل کرنے والے اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنے والے بنیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۵ ماہ صلح ۱۳۵۹ ہش مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرہ آیت ۱۸۹)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۗ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۗ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (النساء آیت ۳۰-۳۱)

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (النساء آیت ۲۸-۲۹)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے:-

اور تم ایک دوسرے کے اموال جھوٹ اور فریب کے ذریعہ مت کھاؤ۔ اور نہ ان اموال کے جھگڑے کو اس غرض سے حکام کی طرف کھینچ لے جاؤ تا تم لوگوں کے مالوں کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہوئے ناجائز طور پر اور گنہگار بنتے ہوئے ہضم کر لو۔ اے ایمانداروتم آپس میں ناجائز طور پر اپنے مال نہ کھاؤ۔ ہاں یہ جائز ہے کہ مال کا حصول آپس کی رضا کے ساتھ تجارت کے ذریعہ سے ہو اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ اللہ یقیناً تم پر بار بار رحم کرنے والا ہے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا اور جو شخص بھی دوسرے کا مال زیادتی اور ظلم کی وجہ سے کھائے گا اسے ہم ضرور آگ میں ڈالیں گے اور یہ امر اللہ کے لئے آسان ہے۔ اور اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم پر شفقت کرے اور جو لوگ بری خواہشوں کے پیچھے پڑتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم بدی کی طرف بالکل جھک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کرے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ ان آیات میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ یہ ہیں:-

۱۔ (الف) یہاں بتایا گیا کہ بعض لوگ دنیا میں ایسے ہیں کہ جو ایک دوسرے کا مال ناحق اور ناجائز طور پر کھاتے ہیں۔ ناجائز اور ناحق مال کھانے کے انسان نے بہت سے طریقے ایجاد کر لئے ہیں۔ چوری کے ذریعہ سے، ڈکیتی کے ذریعہ سے، کم ناپ تول کے ذریعہ سے، ملاوٹ کے ذریعہ سے، ناقص مال دینے کے ذریعہ سے، رشوت کے ذریعہ سے،

حکام پر اثر و رسوخ ڈال کر

دوسرے کا مال غصب کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لمبی فہرست ہے ساری یہاں دہرائی نہیں جا سکتی تو فرمایا کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو ہر طریق ناجائز اور ناحق مال کے کھانے کا استعمال کرتے اور دوسروں کا مال ہوتا ہے اور اس کو خود ناحق اور ظلم کرتے ہوئے لے لیتے ہیں اور اپنے استعمال میں لاتے ہیں۔

(ب) دوسرے یہ فرمایا کہ ہم اے مومنو! تمہیں حکم دیتے ہیں کہ ایک دوسرے کا مال جھوٹ اور فریب کے ذریعہ سے ناحق اور ناجائز طور پر مت کھاؤ۔

دولت تو ہے ہی ایک ہاتھ سے نکل کر دوسرے کے ہاتھ میں جانے والی۔ جہاں تک دولت کا ایک ہاتھ سے نکل کے دوسرے کے ہاتھ میں جانا ہے۔ اسلام نے بنیادی طور پر یہ حکم دیا ہے کہ ہر شخص اپنا حق لے، غیر کا حق نہ مارے اور اس طرز پر اقتصادی زندگی میں اسلام نے جو ایک فضا پیدا کی ہے۔ امن اور سکون کی وہ ہر اس فضا سے مختلف ہے۔ جو دوسرے نظام نے انسانوں کے اندر قائم کی ہے۔ یہاں جو سب سے زیادہ

دکھ دینے والی بات

انسان کے لئے بھی اسی کو نمایاں کر کے پیش کیا۔ اور وہ یہ کہ ناحق مال کھانے کی نیت ہے اور اس کے لئے جواز پیدا کرنا ہے۔ حاکم وقت کے فیصلے کو۔ انسان جانتا ہے کہ یہ میرا حق نہیں ہے، انسان جانتا ہے کہ یہ ٹکڑا زمین کا میرا نہیں، جانتا ہے کہ یہ میرا مکان نہیں، مکان کا یہ حصہ میرا نہیں، جانتا ہے کہ زمین کی پیداوار میری نہیں، جانتا ہے کہ کارخانوں کے اندر جو بنتا ہے اور جو آمدنی ہوتی ہے وہ ساری کی ساری میری نہیں۔ اس میں کام کرنے والوں کا بھی حق ہے۔ سب کچھ جانتے ہوئے اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے جھوٹے گواہ پیش کر کے یا رشوت کے ذریعہ یا کسی اثر اور رسوخ کے ذریعہ حاکم وقت سے فیصلہ لے کر اور اپنے نفس کو تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حاکم وقت کا فیصلہ تمہارے حق میں میرے اس فیصلے کو نہیں روکے گا کہ میں تمہیں جہنم میں پھینک دوں اور اپنی گرفت میں لے لوں۔

یہ جو دنیا میں گند پھیلا ہوا ہے (آپ غور کریں میں نے بہت غور کیا) انتہائی فساد پیدا کرنے والا اور معاشرے میں بے انتہا

بے چینی پیدا کرنے کا ذریعہ

بنتا ہے کہ جھوٹے مقدمے کر کے جھوٹے گواہ پیش کر کے جھوٹی قسمیں کھا کے یعنی خدا تعالیٰ کو بھی اپنے حق میں گواہ کے طور پر بظاہر زبانی طور پر پیش کر دیا اور جانتا ہے یہ شخص کہ خدا بھی جانتا ہے کہ یہ اس کا مال نہیں اور اپنے دل کی تسلی کے لئے ایسا طریق اختیار کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں حکم دیتا ہوں کہ تم حکام وقت سے اپنے حق میں جھوٹے فیصلے مت لو۔

قرآن کریم ہے بڑا عظیم۔ بڑی ہی عظیم کتاب ہے۔ بعض دفعہ بے وقوفی سے، ناسمجھی سے بھی غلط مقدمہ ایک شخص کر دیتا ہے۔ اس واسطے اس چیز کو یہاں واضح کر دیا۔ اگر کوئی شخص ناسمجھی سے، واقعہ میں سمجھتا ہے کہ حق اس کا ہے غلطی میں مبتلا ہے کہ میرا حق ہے اور کورٹ میں جاتا ہے اور اس کا حق نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ، وہ گروہ جو ہیں وہ میرے اس انداز کے مخاطب نہیں ہیں۔ مخاطب وہ ہیں کہ مقدمہ بازی اس حقیقت کو جانتے بوجھتے ہوئے کرتے ہیں کہ دعوےٰ جھوٹا ہے۔ جو شخص ناسمجھی سے یا بے وقوفی سے یا غفلت

سے کوئی جھوٹا مقدمہ کرتا اور اپنے حق میں فیصلہ لیتا ہے تو اس کی دوکسرا نہیں۔ قرآن کریم کے نزدیک جو اس شخص کی ہے جو جان بوجھ کر لوگوں کے مال کو کھاتا اور حاکم وقت کی پناہ لیتا ہے۔

چوتھی بات یہاں یہ بتائی کہ ایکدوسرے کے ہاتھ سے مال جو نکلتا ہے اس کے جائز طریقے ہیں۔ تو جائز جو طریقے ہیں ان کو استعمال کرو۔ مال نے تو بہرحال ایک کے پاس نہیں رہنا۔ ایک زمیندار ہے اس کے

ایک ہزار من گندم

آ گئی۔ گھر کے لئے اسے ضرورت ہے دو سو من گندم کی۔ آٹھ سو من گندم اس نے بہرحال کسی اور کے گھر میں پہنچانی ہے۔ ایک جائز طریقہ ہے اس کے ذریعہ سے اس کی گندم تم اپنے گھر میں لے کے آؤ اور وہ طریقہ ہے ایسی تجارت جس کے اصول اسلام نے وضع کئے۔ خدا کے قائم کردہ اصولوں کے مطابق تجارت جسے ہم پاک اور ستھری تجارت کہہ سکتے ہیں۔ وہ تجارت جس میں جب مال کا تبادلہ ہوتا ہے تو کھوٹ نہیں ہوتا، وعدہ خلافی نہیں ہوتی، جنس کو گیلا نہیں کیا جاتا وزن کو بڑھانے کے لئے، تول کو یا ماپ کو کم نہیں کیا جاتا۔ اچھی گندم دکھا کے سسری کی کھائی ہوئی گندم نہیں دی جاتی۔ منڈی کے بھاؤ سے زیادہ قیمت لینے کے لئے منڈی سے باہر سودا نہیں کیا جاتا۔ منع کیا گیا ہے اس سے۔ بیچنے والے کو اس کی جائز قیمت سے، مال سے محروم کرنے کے لئے منڈی سے باہر سودا نہیں کیا جاتا۔ دونوں طرف اس کا اثر ہے۔ تو تجارت ہے اس کے ذریعہ سے تم یہ کرو۔ یہ معاشرہ ایسا ہے۔ ایک نے پیدا کرنا ہے وہ چیز دوسرے کے پاس جائے گی۔ اور پھر تیسرے کے پاس جائے گی۔ تمدنی زندگی انسان نے گذارنی ہے۔ انسان کو جو اللہ تعالیٰ نے طاقتیں دی ہیں وہ مختلف ہیں اگر سب کو ہی خدا تعالیٰ نے

اناج اگانے کی طاقت

دینا (قوتیں اور استعدادیں سمجھ بوجھ) تو سردی میں ہم اکڑ جاتے۔ آجکل سردی پڑ رہی ہے انسان کو کپڑا بنانا ہی نہ آتا۔ مشکل پڑ جاتی۔ بعض کو ایسی قوتیں عقلی اور طاقتیں اور ایسی فراست دی کہ اب اس وقت دنیا میں ایسے کارخانے ہیں کپڑے بنانے کے جن میں ۲۰ بیس بیس ہزار پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ ہزار مزدور کام کر رہا ہے۔ یہ جو پچیس ہزار مزدور کام کر رہا ہے اس نے کھانا بھی ہے۔ ان کے پیٹ ہیں، پیٹ کھانا مانگتے ہیں۔ ان کے بچے بھی ہیں انہوں نے بھی کھانا کھانا ہے۔ بیویاں ہیں، رشتہ دار ہیں ان کے' DEPENDANT (ڈیپینڈنٹ) ہیں۔ ان کے لئے کسان جو ہے وہ غذا پیدا کر رہا ہے۔ ان کا کپڑا کسان کے پاس جاتا ہے، کسان کی اجناس جو ہیں وہ ان کے پاس جاتی ہیں۔ تو اس زندگی میں اللہ تعالیٰ نے تجارت کے اصول کو جائز قرار دیا۔ اس کے لئے ہدایتیں دیں۔ حدود کے اندر اس کو باندھا تاکہ چھلانگ مار کے انسان کا دماغ (خدا تعالیٰ کے حدود اگر نہ ہوتے) اور حدود سے تجاوز کر کے وہ شیطان کی گود میں نہ چلا جائے۔ لیکن اب ہر چیز جو ہے وہ واضح کر دی گئی ہے۔ جو جائز ہے وہ بھی واضح کتاب مبین ہے ہمارے پاس۔ جو ناجائز ہے وہ بھی واضح۔ اچھی طرح

کھول کے بیان کرنے والی کتاب

ہے ہمارے ہاتھ میں دی گئی۔ تو پاک اور ستھری تجارت ہے۔

تجارت کے متعلق دو اصول کا بیان ذکر کیا ہے۔ ایک تو خود تجارت ہے جو درست ہونی چاہیئے۔ بتائے ہوئے طریق پر ہونی چاہیئے، خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق۔ دوسرے یہ ہے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص دوسرے سے مثلاً گندم خریدنا چاہتا ہے۔ قیمت صحیح دینا چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ لیکن وہ دوسرا اس کو دینے پر رضامند نہیں ہے۔ تو کوئی شخص مالک کی مرضی کے بغیر کسی کے گھر سے گندم کی سو بوریاں اٹھا کے اپنے گھر لا کے منڈی کی قیمت دے کے اس الزام سے بچ نہیں سکتا خدا کی نگاہ میں کہ اس نے مالک کی رضامندی کے بغیر وہ گندم وہاں سے اٹھا لی۔ تو عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ کہ ایک تو تجارت اصول کے مطابق ہو۔ دوسرے ہر دو کی رضامندی کے ساتھ وہ تجارت کی جائے۔ یہ جو باہمی رضامندی ہے اس کی آگے بڑی لطیف اور لمبی تفصیل ہے۔ مثلاً کوئی خریدار کبھی راضی نہیں ہوتا کہ مجھے کھوٹے دو۔ مجھے کرم خوردہ دیدو۔ مجھے اپنے وعدے کی تاریخ سے چھ مہینے یا سال کے بعد دے دو۔ جس نے آج گندم کھانی ہے وہ تو آج مانگ رہے ہے۔ اگر اس نے پندرہ دن بعد کا سودا کیا ہے۔ پندرہ دن بعد اس کو ملنی چاہیئے۔ پھر بین الاقوامی تجارتوں میں تو سال سال، دو دو سال پہلے معاہدے ہو جاتے ہیں۔ اب ۱۹۸۰ء کے معاہدہ ہو جائے گا کہ یہ مال ہمیں ۱۹۸۲ء کے مارچ میں تم دیدو۔ تو یہ ہے باہمی رضامندی۔ اس کے مطابق تجارت ہو۔ اس کی لمبی تفصیل ہے۔ اشارے سے میں اس وقت کر رہا ہوں بات سمجھانے کے لئے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے عظیم قانون تجارت کا جو ہے اس کی طرف بھی اشارہ کیا اور جو

باہمی رضامندی کی تفاصیل

دوسری جگہ آتی ہیں قرآن کریم میں ان کی طرف ایک چھوٹے سے فقرہ میں چند الفاظ میں فقرہ نہیں، فقرے کے ایک حصے میں اس کو بیان کر دیا۔

پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں اعلان کیا کہ دیکھو ہم تمہیں ناحق اور ناجائز طور پر جھوٹ، دھوکہ اور فریب کے ذریعہ سے دوسرے کے اموال لے کے ہضم کرنے سے اس لئے منع کرتے ہیں کہ ایسا کرنا ایسا ہی ہے کہ بھوکوں مارنا۔ جب دوسروں کا مال لوگے تو غربت اس کی موت تک بھی اس کو لے جا سکتی ہے۔ تو بھوکوں مارنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اسلام زندہ کرنے، اسلام صحت مند بنانے، اسلام معمور الاوقات بننے کی فضا پیدا کرنے کے لئے دنیا کی طرف آیا ہے۔ تم کوشش کرتے ہو کہ دوسرے کے مال کو لوٹو اور سینکڑوں ہزاروں لاکھوں افراد اور بیسیوں قوموں کو بھوکا مار دو۔ جیسا کہ بعض ملکوں نے کیا۔ جب انہوں نے دوسرے ملکوں پر اپنی حکومتیں قائم کیں کئی سو سال تک۔ جب میں گیا افریقہ کے دورہ پر تو پہلا ملک جہاں میں پہنچا وہ تھا نائیجیریا۔ پہلے دو تین دن میں مجھ پہ یہ اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اہل نائیجیریا کو

ہر قسم کی دولت

سے مالا مال کر دیا تھا مگر وہ جو اعلان یہ کر کے آئے تھے کہ ہم "خداوند یسوع مسیح" کی محبت کا پیغام لے کے تمہارے پاس پہنچے ہیں کچھ نہیں چھوڑا ان کے پاس۔ سب لوٹ کے لے گئے۔ بھوکے مر رہے تھے وہ۔ میں وضاحت اس وقت کر رہا ہوں کہ یہاں اشارہ یہ کیا گیا ہے کہ دوسروں کے مال لوٹنا ایسا ہی ہے جیسے بھوک سے انہیں مار دینے کا منصوبہ اور کوشش کرنا۔ میں نے اپنے دوستوں کو کہا کہ میرا تأثر یہ ہے کہ خدا نے تمہیں سب کچھ دیا تھا۔ سب کچھ ہی تم سے لوٹ کے لے گئے یہ لوگ YOU HAD ALL. YOU WERE DEPRIVED OF ALL. تمہیں سب کچھ خدا کی طرف سے ملا تھا۔ ہر چیز سے تمہیں محروم کر دیا۔ دو ایک روز کے بعد اس وقت کے صدر سے بھی میری ملاقات تھی۔ ان کو میں نے یہ بتایا کہ میرا یہ تأثر ہے میری بات سنتے ہی فوری طور پر ان کا ردعمل یہ تھا HOW TRUE YOU ARE. HOW TRUE YOU ARE! کیسی سچی بات آپ کہہ رہے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں ایک واضح اشارے سے ہمیں بتایا کہ ناجائز اور ناحق دوسروں کا مال کھانا ایسا ہی ہے جیسا انہیں قتل کرنے کی کوشش کرنا۔ یہ اشارہ اس طرح واضح ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ ہی کہہ دیا

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

کیونکہ قتل بھوکے مارنے کے علاوہ بھی ہوتے ہیں۔ تو ہر قسم کے قتل سے ہم تمہیں روکتے ہیں۔ بھوکا مارنے کے قتل سے بھی اور دوسری قسمیں جو قتل کرنے کی ہیں ان سے بھی ہم تمہیں روکتے ہیں۔ ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔ پھر فرمایا۔ بڑی کھلی وارننگ' انداز ہے بڑا کھلا

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا۔

جو کوئی "ایسا" کام کرے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر صغیر میں "ذٰلِكَ" کی تفسیر، باطل کے ذریعہ سے مال کھانے کی طرف پھیری ہے۔ آپ نے معنی یہ کئے ہیں کہ جو شخص بھی "یہ" یعنی دوسرے کا مال کھانا۔ زیادتی اور ظلم کی وجہ سے کرے گا اُسے ہم ضرور آگ میں ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ناجائز اور ناحق، باطل کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے دوسروں کے مال کھانا عدوان بھی ہے، ظلم بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود

کو بھی توڑتی ہے یہ بات۔ اور انسانوں پر ظلم بھی کر رہا ہے تمہارا یہ فعل۔ تو دہرے گنہگار بن کے تم خدا کے حضور پیش ہوتے ہو۔ خدا کی حق تلفی بھی (خدا کے حقوق یہی ہیں نا کہ جو اس نے کہا وہ کہنا مانو) وہ تو غنی، بے نیاز ہے۔ اس کو تو ہماری خدمت کی ضرورت نہیں۔ ہمارے اموال کی ضرورت نہیں، ہماری دولت کی ضرورت نہیں، ہماری ایجادات کی ضرورت نہیں، ہماری انڈسٹری کی ضرورت نہیں، کسی چیز کی ضرورت نہیں، وہ ہمیں رزق دیتا ہے ہر قسم کا۔ اور کوئی دنیا کی طاقت اسے رزق پہنچانے کی اہلیت ہی نہیں رکھتی۔ نہ رزق کی اسے ضرورت ہے۔ وہ تو اپنے نفس میں زندہ اور قائم رہنے والی ہستی ہے۔ اللہ کا حق یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے

اللہ کا حق یہ ہے کہ اس کی اطاعت اس رنگ میں کی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بے شمار فضل اور رحمتیں ہمارے اوپر کی ہیں اُن کے ہم شکر گذار بندے بنیں اور اس کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرکے ہر وقت اس کی حمد کرنے والے ہوں، اس کی پاکیزگی بیان کرنے والے ہوں، اس کی کبریائی کا اعلان کرنے والے ہوں، اس کی عظمت کے گیت گانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف انسان کی حق تلفی نہیں کیونکہ اس میں انسان یہ دھوکا کھا سکتا ہے کہ انسان کی حق تلفی ان حدود کے لحاظ سے ہو رہی ہے جو اس نے خود بنائے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ عدوان بھی ہے یہ حدود سے تجاوز کرنا بھی۔ کون سے حدود؟ جو خدا تعالیٰ نے قائم کئے اور یہ ظلم بھی ہے

ظلم کے بنیادی معنے

ہیں، ذیلی معنے اور بھی ہیں۔ نمایاں معنے جو بیان کئے ہیں وہ حق تلفی ہے۔ لغت کے لحاظ سے بھی ظلم کے ایک معنی حق تلفی کے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ حدود کی تم عظمت کو نہیں پہچانتے اور ان کو توڑتے ہوئے عدوان کرتے ہو اور بنی نوع انسان کے جو حقوق قائم کئے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو نظر انداز کرتے ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو یاد رکھو فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وہ لمبا زمانہ نہیں ہے جو تمہاری ان حرکتوں اور جہنم میں جانے کے درمیان ہو اتنا لمبا زمانہ جہنم کا، اس کے مقابلے میں ۳۰۔۴۰ سال اس دنیا کی لذتیں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتیں وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسان چیز ہے یہ ہمارے لئے۔ دُنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس چیز سے روک نہیں سکتی کہ اگر تم خدا کے حدود کی بے حرمتی کرو اور انسانوں کے حقوق کی حق تلفی کرو اس حق کو جو خدا نے قائم کیا ہے تو خدا کے قہر کے عذاب سے بچ سکو۔ یہ معمولی گناہ نہیں بڑی وضاحت سے ہمیں بتایا گیا ہے کہ بڑا خطرناک گناہ ہے۔ ہم پر یہ واضح کیا گیا ہے۔ بعض احمدیوں کے بھی بعض ایسے کیسز ہیں انہیں کی وجہ سے میرے دل میں یہ دُکھ پیدا ہوا کہ میں مسئلہ بیان کروں کہ کورٹ میں جا کر فیصلہ لے لینا تمہیں یہ حق نہیں دیتا کہ دوسرے کا مال کھا جاؤ کیونکہ کورٹ کے سامنے تو مرنے کے بعد تم نے پیش نہیں ہونا جس کے سامنے پیش ہونا ہے تم نے، وہ سب طاقتوں کا مالک ہے جس نے یہ ہمیں آج بتا دیا۔

فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا

کہ اس کی بھڑکائی ہوئی آگ سے پھر تم بچ نہیں سکتے اگر تم عدوان اور ظلم کی راہوں کو اختیار کرو گے۔ اسے سامنے رکھو اور جہاں تک ممکن ہو جہاں تک تمہاری عقل اور فراست تمہاری ہدایت کے سامان پیدا کرے ایک دھیلہ بھی کسی کا کھانے کی جرأت نہ کرو۔ ایک کھجور غلط اُٹھائی تھی ایک صحابیؓ نے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھنکوا دی اس سے منع کیا۔ آپؐ نے فرمایا جو ایک کھجور کا بھی غبن کرتا ہے اور ناحق اور باطل کھاتا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔ اس میں چھوٹے اور بڑے مال کا سوال نہیں اس میں ایک پیسے یا ایک کروڑ روپے کا سوال نہیں سوال ہے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کا۔ خدا کہتا ہے اگر تم میری نافرمانی کرکے میرے بندوں کو دُکھ دے کے ان کے لئے ایک قسم کے قتل کا منصوبہ بناؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے اس سے بچ نہیں سکتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ

کہ دنیا میں ایسے لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کو مانتے نہیں یا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو صداقت اس وقت انسانوں کی ہدایت کے لئے قائم ہے اُسے وہ سمجھتے نہیں۔ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ شہواتِ نفسانی کی طرف مائل ہونے والے ہیں وہ خود جہنم کی راہوں کو اختیار کرنے والے ہیں اور اُن کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ سارا معاشرہ انہیں کے نقشِ قدم پر چلے۔ دوسروں کو خراب کرنے والے ہیں اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا کہ تم بھی اپنی پوری توجہ اور پوری طاقت کے ساتھ انہیں کی راہوں کو اختیار کرو جو راہیں شہواتِ نفسانی کی راہیں ہیں کیونکہ وہ اُسی کی اتباع کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں یہ نہیں چاہتا۔ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ کہ خدا تو یہ چاہتا ہے کہ اگر تم ایسی راہوں پر گامزن ہو تو واپس آؤ اس کی طرف توبہ کرو تم اور خدا تعالیٰ تمہیں اپنی توبہ سے نوازے اور رحمتوں سے نوازے۔ یہ نفس کے بندے جو ہیں یہ چاہتے کہ تم بھی بدی کی طرف جھک جاؤ اور بوجھ کے تلے دب جاؤ لیکن يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ یہ تمہارے اوپر ایسا بوجھ لادر ہے ہیں کہ تمہیں زمین میں گاڑ دیں اور جہنم تک لے جائیں لیکن خدا یہ چاہتا ہے کہ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے خدا تعالیٰ کا ہر حکم جو ہے وہ ہم پر بوجھ نہیں لادتا ہمارے بوجھ کو کم کرنے والا ہے۔

وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا

اور انسان جو ہے اس کے اندر یہ ضعف پایا جاتا ہے کہ اس کو ڈھیل دی گئی۔ اجازت دی گئی اگر چاہے تو غلط راستوں کو اختیار کرے لیکن اس ضعف کا علاج خدا تعالیٰ نے ایک عظیم ہدایت کے ذریعے کر دیا قرآن کریم نازل ہو گیا۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گناہ کا بوجھ ہلکا کرے گناہ کا بوجھ جو زمین کی طرف جھکا دیتا ہے اللہ چاہتا ہے کہ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ تمہارے بوجھ ہلکا کرے تا تم ہلکے ہونے کے بعد آسمانی رفعتوں کی طرف پرواز کر سکو اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکو تا اس کا فضل تمہاری بشری کمزوریوں۔ تمہارا ضعف جو ہے بشری کمزوریوں کا ضعف، اسے وہ دور کر دے اور تم بہادر جان نثار اس کے بن سکو خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے اور ہم خدا تعالیٰ کے ہی بندے بنیں غیر اللہ کی طرف ہمارا میلان نہ ہو۔ ہم اس کی طرف جھکنے والے، ہم اس کی طرف دنیا کے بوجھوں سے ہلکے ہو کر بلند ہونے والے، اس کے قرب کو حاصل کرنے والے بنیں اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنے والے بنیں۔ آمین‌

شادی خانہ آبادی!

مورخہ ۲۶ راپریل ۱۹۸۰ء کو قادیان میں محترمہ سارہ برکات صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب و محترم جہانگیر لاری صاحب ولد محترم موتی شاہ صاحب لاری ساکن اندور کی شادی خانہ آبادی کی تقریب عمل میں آئی محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب انڈین فارن سروس سے ریٹائر ہوئے ہیں آپ ویسٹ انڈیز میں ہندوستان کے ہائی کمشنر تھے اور آپ کی صاحبزادی محترمہ سارہ برکات صاحبہ ٹاٹا ایکسپورٹس میں ایگزیکٹو ہیں۔ محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ و دُختر بجبیں برکات صاحبہ (جو اس تقریب کی خاطر امریکہ سے تشریف لائی تھیں) دُختر محترمہ سارہ برکات صاحبہ اور محترم جہانگیر لاری صاحب بذریعہ ہوائی جہاز امرتسر پہنچے تھے اور اُسی روز سہ پہر قادیان تشریف لائے تھے۔

بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر کے عوض ان کے نکاح کا اعلان فرمایا اور بعد ایجاب و قبول رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی بعدہٗ مسجد میں ہی دولہا کی گلپوشی کی گئی اور برات کوارٹر مہمان خانہ میں (جہاں محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب قیام فرما تھے) پہنچی وہاں پر تلاوت و نظم کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی نے محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب کا حاضرین سے تعارف کرایا اور بتایا کہ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت سید شفیع احمد صاحب محقق متوطن دہلی کے صاحبزادے ہیں اور اعلیٰ سرکاری عہدہ پر فائز رہتے ہوئے بھی تبلیغ کا بہت جذبہ رکھتے ہیں اور جماعت احمدیہ جب بہت ہی کٹھن مرحلہ میں سے گذر رہی تھی اس وقت ڈاکٹر صاحب اقوام متحدہ میں تھے اور ان کو خاص طور پر خدمت سلسلہ کی توفیق ملی ہے اور اپنے وسیع حلقہ اثر میں تبلیغ احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے ہیں آخر میں آپ نے اجتماعی دُعا فرمائی۔

مورخہ ۲۷ راپریل کو محترم جہانگیر لاری صاحب کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں پونے چار صد کے قریب ساکنین قادیان کو مدعو کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین (ایڈیٹر بدر)

درخواست دُعا: مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی آف شاہجہانپور اپنی والدہ صاحبہ کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی کیلئے نیز اپنی بچی عزیزہ عابدہ انجم سلمہا کے شاندار مستقبل اور اپنے بہنوئی کی بیماری سے کامل شفایابی کے لئے تمام درویشان اور بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دارالہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں سہ روزہ مجلس مشاورت کی مختصر روداد

مشاورت کے آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارے میں تاریخی خطاب

[illegible]

نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے احمدی طلباء کے لئے خصوصی انعامات کا اعلان

قارئین بدر گزشتہ اشاعت مجریہ ۲۴۔ شہادت (اپریل ۱۳۵۹ھ) میں جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت کی پہلے دو دن کی کارروائی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولولہ انگیز افتتاحی و اختتامی خطاب کے ملخص ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب تیسرے اور آخری روز یعنی ۳۰۔ امان (مارچ) کے اجلاس کی روداد جو اخبار الفضل کی ۹۔۱۰۔۱۲ اور ۱۳۔ شہادت (اپریل) چار اشاعتوں میں شایع ہوئی ہے ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ مشفقانہ اور محبت بھرا خطاب بھی درج ہے جو جماعت کے تعلیمی معیار کو اونچا کرنے اور نوجوانوں میں شوق تعلیم کو ابھارنے اور نمایاں سے نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے کے لئے ان تھک محنت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

چوتھا اور آخری اجلاس

جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت کا چوتھا اور آخری اجلاس ۳۰۔ امان (مارچ) کو صبح نو بجکر دس منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم چودھری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے کی اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم رانا محمد خاں صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاول نگر کو ارشاد فرمایا کہ وہ اسٹیج پر آکر صدارت کے فرائض میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بٹائیں۔ اس ارشاد کی تعمیل میں محترم رانا صاحب اسٹیج پر تشریف لے آئے اور اس طرح آپ کو کچھ وقت تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بیٹھ کر کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی بقیہ رپورٹ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم چودھری عبدالرحمن صاحب صدر کمیٹی بہشتی مقبرہ کو سب کمیٹی کی بقیہ سفارشات پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں محترم چودھری عبدالرحمن صاحب ایڈووکیٹ نے سب کمیٹی کی بقیہ سفارشات پیش کرتے ہوئے فرمایا

۳۔ تشخیص جائداد کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی سفارش زیر بحث آئی جس کو سب کمیٹی نے گزشتہ ... سے چند الفاظ کی ... منظور کیا۔ سب کمیٹی نیز اس تجویز کو ترمیم کے ساتھ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔ تجویز مع ترمیم حسب ذیل ہے

"جس موصی کی زندگی میں جائداد کی قیمت تشخیص کرنے کے بعد چندہ جائداد ادا کرنے کی سہولت دی گئی ہو اور وہ دوران ادائیگی اقساط فوت ہو جائے تو وہ تشخیص بدستور قائم رہے گی جس کی ادائیگی موجب قاعدہ $\frac{۱۳}{ب}$ ہو سکے گی۔"

محترم رانا محمد خاں صاحب نے نمائندگان شوریٰ کو سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی اس سفارش کے متعلق اپنی آراء پیش کرنے کا ارشاد فرمایا، لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ قاعدہ پڑھ کر سنا دیں جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کسی بحث کی ضرورت نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں محترم رانا صاحب نے قاعدہ نمبر ۱۳ ب کی عبارت پڑھ کر سنائی اور پھر فرمایا جو دوست اس حق میں ہوں کہ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی تجویز کو منظور کر لینے کی سفارش کی جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔

سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر اس تجویز کو منظور کرنے کی بالاتفاق سفارش کی اور حضور نے اسے منظور فرما لیا

محترم چودھری عبدالرحمن صاحب ایڈووکیٹ اور سب کمیٹی بہشتی مقبرہ نے چوتھی تجویز پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آخر میں بہشتی مقبرہ کے اغراض کے لئے "صحابی" کی تعریف جو سیدنا حضرت اقدس نے سال ۱۹۷۱ء کی مجلس شوریٰ میں تین سال کے لئے منظور فرمائی تھی زیر بحث آئی۔ ۱۹۷۷ء میں جو تجویز تین سال کے لئے منظور ہوئی وہ حسب ذیل ہے

"ایسا احمدی شخص جس کی عمر کم از کم ۱۲ سال ہو اور اس نے اپنے والد کی ایمانی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہو اور حضور نے اس کو دیکھا ہو وہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن ہو سکیگا"

تجویز مذکورہ بالا کی نسبت شوریٰ کمیٹی نے رپورٹ کی کہ مندرجہ بالا قاعدہ میں بارہ سال کی بجائے سات سال کر دیئے جائیں سب کمیٹی ہذا نے بالاتفاق اس کو منظور کیا اور اس طرح سے قاعدہ مذکورہ بالا کے الفاظ حسب ذیل ہوں گے۔

"ایسا احمدی شخص جس کی عمر کم از کم سات سال ہو اور اس نے اپنے والد کی ایمان کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہو اور حضور نے اس کو دیکھا ہو وہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن ہو سکے گا بشرطیکہ وہ رسالہ "الوصیت" کی تمام شرائط پوری کرتا ہو۔"

محترم رانا محمد خاں صاحب ایڈووکیٹ کی دعوت پر آٹھ احباب نے اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد محترم رانا محمد خاں صاحب نے حضور کی اجازت سے فرمایا جو دوست اس بات کے حق میں ہوں کہ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی اس سفارش کو منظور کر لیا جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق اس تجویز کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔

حضور نے فرمایا۔

"صحابی کی تعریف میں بارہ سال کی عمر ہی رہے گی۔"

سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی بقیہ رپورٹ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صدر سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید نے سب کمیٹی کی رپورٹ کا بقیہ حصہ پیش فرمایا۔ آپ نے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۶ یعنی میزانیہ وقف جدید انجمن احمدیہ بابت سال $\frac{۱۳۵۹-۶۰}{۱۹۸۰-۸۱}$ ہش کے متعلق سب کمیٹی کی سفارش پڑھ کر سنائی۔ وقف جدید انجمن احمدیہ کا بجٹ آمد و خرچ بابت $\frac{۱۳۵۹-۶۰}{۱۹۸۰-۸۱}$ ہش مبلغ ۸،۰۵،۰۰۰ روپیہ پر مشتمل تھا۔ گزشتہ سال کی نسبت اس سال بجٹ آمد و خرچ میں ۷۰،۰۰۰ روپے کا اضافہ کیا گیا تھا جو کارکنان کی معمولی سالانہ ترقیات روزمرہ کی تدریجی مہنگائی اور متوقع اضافہ جات دوران سال کی وجہ سے تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم رانا محمد خاں صاحب نے نمائندگان شوریٰ کو اس بجٹ پر عمومی بحث میں حصہ لینے کی دعوت دی۔ آپ کی دعوت پر مختلف احباب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد محترم رانا محمد خاں صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے فرمایا جو دوست اس بات کے حق میں ہیں کہ بجٹ وقف جدید انجمن احمدیہ بابت سال $\frac{۱۳۵۹-۶۰}{۱۹۸۰-۸۱}$ کو منظور کرنے کی سفارش کی جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔ سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق بجٹ وقف جدید انجمن احمدیہ بابت سال $\frac{۱۳۵۹-۶۰}{۱۹۸۰-۸۱}$ کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔ حضور نے اس سفارش کو منظور فرما لیا۔

اس مرحلہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بوجہ علالت طبع کچھ دیر کے لئے ہال سے باہر تشریف لے گئے۔ حضور نے محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا کو شوریٰ کا کام ... کا ارشاد فرمایا۔

محترم مرزا عبدالحق صاحب ... ارشاد کی تعمیل ... پر تشریف لے آئے۔

رپورٹ ...

محترم مرزا عبدالحق صاحب ... اس وقت مجلس مشاورت ... کی صدارت کر رہے تھے ... ارشاد کی ... جائے چنانچہ محترم رانا محمد خاں صاحب

صدر سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد نے سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۱ پڑھ کر سنائی جو یہ تھی۔

"ہماری نئی پود کی تعلیم و رہنمائی کے سلسلہ میں [illegible] تعلیمی اداروں کا قیام ضروری ہے جن پر جماعت احمدیہ کا مکمل کنٹرول ہو۔ لہٰذا تجویز ہے کہ نظارت تعلیم کی زیر نگرانی مرکز اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں کم از کم ثانوی سے [illegible] تک ایسے تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں جن کا تعلیمی معیار ڈویژن کے سب سے اعلیٰ معیار کا حامل ہو۔ ان اداروں سے فارغ ہونے والے انتہائی ذہین طلباء کو جماعت اپنی نگرانی اور رہنمائی میں تعلیم دلوائے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کی تکمیل کے لئے عملی کوشش ہو سکے کہ آئندہ چند برسوں میں جماعت کو ڈاکٹر عبد السلام جیسے سائنسدانوں کی ضرورت ہے۔"

سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد کی [illegible] ہیں

"تعلیم کی اہمیت و ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر اور جماعت کے مالی وسائل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں مجوزہ تعلیمی اداروں کا قیام قابل عمل نہیں۔ مرکز میں بھی اسکول جاری کرنے کی بجائے فی الوقت جو سکول پہلے سے موجود ہیں ان سے ہی فائدہ اٹھانا چاہیئے البتہ مرکز میں اور دیگر مقامات پر کوچنگ سنٹر کا قیام عمل میں لایا جانا [illegible] ہے۔ اسی طرح بڑے بڑے شہروں میں جہاں اعلیٰ تعلیمی ادارے موجود ہیں وہاں حسب ضرورت احمدیہ ہوسٹل قائم کئے جائیں تاکہ احمدی طلباء کی نگرانی کے علاوہ مناسب تربیت کا انتظام ہو سکے۔"

محترم مرزا عبد الحق صاحب نے فرمایا جو دوست اس تجویز [illegible] کرنا چاہیں وہ اپنے نام [illegible]۔ آپ کے ارشاد پر کچھ نمائندگان نے اپنے نام لکھوائے اور پھر باری باری اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

سب احباب کے خیالات سننے کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب نے جو دوست اس بات کے حق میں تھے کہ یہ تجویز منظور ہونا چاہیئے وہ کھڑے ہو جائیں۔ سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق اس تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲

اس کے بعد محترم رانا محمد خاں صاحب صدر سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد نے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ جو رپورٹ تعلیمی شوریٰ کمیٹی پر مشتمل تھی پیش کی۔ اس رپورٹ کے دو حصے تھے۔

ا۔ جماعت احمدیہ میں معیار تعلیم کا جائزہ

ب۔ تعلیم نسواں کی اسکیم۔

محترم رانا صاحب نے فرمایا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ ۱۹۷۶ء میں محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب لاہور کے ذمہ تعلیم نسواں کے بارہ میں تمام کوائف اکٹھے کر کے تین سال تک رپورٹ پیش کرنے کا کام لگایا تھا اور فرمایا تھا کہ مکرم قاضی صاحب

"اپنے ساتھ ۴-۵ آدمیوں کو لیں (جو رضاکارانہ کام کریں یا تنخواہ دار ہوں) وہ دن رات کام کریں اور اگلے تین سال کے اندر اندر ایک جامع پروگرام پیش کریں۔ میں اس غرض کے لئے جوبلی فنڈ سے دس لاکھ روپیہ کی رقم منظور کرتا ہوں"۔

مکرم قاضی صاحب نے تعمیل ارشاد میں ۱۹۷۸ء کے شروع میں حضور کی خدمت میں ایک ضخیم رپورٹ تیار کر کے بھجوائی حضور نے اس رپورٹ پر مزید غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی نامزد کی۔ اس کمیٹی نے کئی اجلاس کئے۔ مگر شوریٰ ۱۹۷۹ء تک کوئی رپورٹ تیار نہ ہو سکی۔ شوریٰ ۱۹۷۹ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے معیار تعلیم و دیگر تعلیمی مسائل پر غور کرنے کے لئے ایک تعلیمی شوریٰ کمیٹی مقرر کی اور حضور کی منظوری سے مکرم قاضی محمد اسلم صاحب کی رپورٹ پر غور کرنے والی تعلیم نسواں کمیٹی کو مذکورہ بالا تعلیمی شوریٰ کمیٹی میں مدغم کر دیا گیا۔ اس تعلیمی شوریٰ کمیٹی نے جو سفارشات مرتب کیں وہ سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد کے سامنے برائے غور پیش کی گئیں۔ سب کمیٹی نے رپورٹ کے ہر دو حصص (الف) معیار تعلیم کا جائزہ۔ (ب) تعلیم نسواں اسکیم پر مکمل اتفاق رائے کیا۔ اور وہ اس رپورٹ کو من وعن منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔ اسی مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لے آئے۔

مکرم رانا محمد خاں صاحب نے تعلیمی شوریٰ کمیٹی کی ساری رپورٹ پڑھ کر نمائندگان کو سنائی۔ حضور نے فرمایا اگر کوئی دوست اس رپورٹ کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہوں تو اپنے نام لکھوائیں اور پھر باری باری اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نمائندہ لجنہ نے مائیک پر آ کر لجنہ اماء اللہ کی رائے کا اظہار کیا۔ آپ کے علاوہ کسی اور دوست نے اظہار رائے کے لئے اپنا نام پیش نہ کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عملاً تجویز جس پر رائے دی جا سکتی ہے یہ ہے کہ جو رپورٹ اور سفارشات پڑھی گئی ہیں اس قابل ہیں کہ ان پر غور کیا جائے اور جہاں تک اس پر عمل ہو سکتا ہے عمل کیا جائے۔

اس کے بعد محترم رانا محمد خاں صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے فرمایا جو دوست اس تجویز کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں۔ اس پر سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق اس تجویز کے منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں

حضور انور کا وجد آفریں خطاب

تعلیمی سب کمیٹی کی رپورٹ [illegible] جواب کا [illegible] کرتے ہوئے [illegible] حضور نے فرمایا۔ ہمارا [illegible] کاموں [illegible] سے حکومت [illegible] کس حد تک [illegible] [illegible] نے فرمایا یہ رپورٹ [illegible] [illegible] ہماری [illegible] [illegible] ذہانت [illegible] [illegible] اور خیال کیا [illegible] [illegible] ذہانت [illegible] [illegible] کام ہونا چاہیئے [illegible] بعض [illegible] رہ جائے گی جماعت [illegible] [illegible]

حضور نے فرمایا میں نے [illegible] خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے [illegible] امتحانات لئے تھے۔ [illegible] خواہش یہ ہے کہ آئندہ دس برس [illegible] جماعت کا ہر فرد اتنی [illegible] تعلیم [illegible] [illegible] یہ کام شروع کر دیا ہے [illegible] پہنچ چکی ہے۔ [illegible]

کرنی چاہیئے۔ اور دعا کرنی چاہیئے کہ یہ عزم اور ارادہ کہ دس سال کے اندر ہر فرد جماعت کا قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر چکا ہو پورا ہو جائے ہمارے لئے بنیادی چیز قرآن کریم ہے ہر احمدی (مرد ہو یا عورت) کو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے اور اس کے لئے عربی زبان کا جاننا ضروری ہے اس لئے قرآن کریم ناظرہ جان لینے کے بعد اس کا ترجمہ آنا چاہیئے۔ پھر کچھ تفسیر آنی چاہیئے۔ ہر سال تفسیر سیکھنے میں تھوڑی ترقی ہونی چاہیئے۔ انسان اپنی زندگی میں تھوڑی بہت تفسیر سیکھتا رہے یہاں تک کہ موت آ جائے۔ خدا کرے کہ ہر احمدی کو ساری عمر قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ خدام الاحمدیہ کی رپورٹ اچھی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اس کام کو احسن انجام تک پہنچانے کی توفیق عطا کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے کراچی کے قیام کے دوران آخری خطبہ جمعہ میں یہ بات بیان کی تھی کہ ہر گھر میں تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ ہر احمدی بیک وقت تفسیر صغیر کی قیمت ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے جماعتی تنظیموں کو اپنے اپنے طور پر کتب خریدنے کا ایک کلب بنا لینا چاہیئے۔ ہر ممبر اس کلب میں بالاقساط رقم ادا کرے۔ ان سے ان اقساط کا مطالبہ کرنے کے لئے کوئی جائیگا نہیں وہ خود ہی ماہ بماہ یہ قسط ادا کرتا رہے۔ جو روپیہ جمع ہو اس سے بنیادی کتب خریدی جائیں۔

یہ کام مقامی جماعت کی نگرانی میں ہو کچھ کتب قرض لے کر خریدی جائیں اور بالاقساط قیمت وصول کر لی جائے۔ یہ ضروری ہے کہ ساری تنظیمیں اس بات کا خیال رکھیں کہ ایک گھر میں ایک ہی رستہ سے کتاب جائے۔ مثلاً خدام الاحمدیہ اپنے ایک خادم کو تفسیر صغیر دے دے تو دوسری تنظیموں کو اس گھر میں تفسیر صغیر دینے کی ضرورت نہیں۔ سب تنظیموں کی آپس میں [illegible] ہونی چاہیئے۔ تفسیر صغیر کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر کی بعض جلدیں شائع ہو چکی ہیں یہ جلدیں بھی ترتیب وار ہر گھر میں پہنچنی ضروری ہیں۔ حضور نے فرمایا خدائی جلووں سے تعلق رکھنے والے جو علوم ہیں ان کا حاصل کرنا ہر ایمان لانے والے کا فرض ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں یہ انقلاب انگیز اعلان فرمایا کہ جماعت کا ہر بچہ جو اس سال کسی امتحان میں کامیاب ہو وہ مجھے خط لکھے میں

وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر احمدی طالب علم جو ضلعی محکمۂ تعلیم کا امتحان پرائمری (وظیفہ کا امتحان) پاس کرتا ہے اور اوپر کے تین سو طلباء میں اس کا نام آجاتا ہے وہ مجھے خط لکھے اور بتائے کہ میں اوپر کے تین سو طلباء میں آگیا ہوں تو میں اُسے اپنے دستخطوں سے جواب دوں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب کوئی دعائیہ فقرہ لکھ کر اور اپنے دستخط کرکے دوں گا چاہے دس لاکھ بچہ کیوں نہ ہو اسی طرح جو بچہ گورنمنٹ کا مڈل کا امتحان پاس کرتا ہے اور اوپر کے تین سو طلباء میں اس کا نام آجاتا ہے وہ مجھے خط لکھے تو میں اسے دستخطوں سے جواب بھی دوں گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب کوئی دعائیہ فقرہ لکھ کر اپنے دستخطوں سے اُسے بطور انعام دوں گا۔

میٹرک کا امتحان جو بورڈ آف ایجوکیشن لیتا ہے اس امتحان میں ہر بورڈ میں اوپر کے دو سو طلباء میں آجانے والے احمدی طالب علم کو اگر وہ مجھے خط لکھے تو میں اپنے دستخطوں سے نہ صرف اسے جواب دوں گا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی شائع شدہ پانچ جلدوں میں سے کوئی جلد میرے دستخطوں سے اُس کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے اُس کے پاس پہنچ جائے گی۔

ہر بورڈ آف ایجوکیشن کے انٹرمیڈیٹ امتحان میں اوپر کے دو سو طلباء میں سے آجانے والے احمدی طالب علم سے بھی یہی پیار اسلوک کیا جائے گا۔

یونیورسٹی کے پہلے امتحان (بی۔ اے بی۔ ایس۔ سی وغیرہ) میں اوپر کے دو سو طلباء میں آنے والے طالب علم سے بھی یہی پیار اسلوک کیا جائے گا یعنی اُسے دعائیہ خط بھی ارسال کیا جائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر کی کوئی جلد میرے دستخطوں کے ساتھ اُسے بھیجی جائے گی۔

ایم اے۔ ایم ایس۔ سی و ہر مضمون میں میڈیکل اور انجینئرنگ وغیرہ کے امتحانات میں اوپر کے بیس طلباء میں آنے والے طالب علم کو خط کے جواب کے علاوہ تفسیر صغیر یا انگریزی تفسیر القرآن (ملک غلام فرید صاحب والی) دستخط کرکے دعائیہ فقرہ کے ساتھ بھیجوں گا۔

یہ تو تعلیم کو عام کرنے کے لئے ہے ذہین بچوں کی ہر قسم کی امداد ہم کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نمائندگان کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آپ اس بات کے ذمہ وار ہیں کہ جماعت کا ہر بچہ جب پہلی جماعت سے لے کر آخری جماعت کا امتحان دے الیانہ رہے کہ اس نے مجھے خط نہ لکھا ہو کیونکہ اس کی بناء پر ہم نے رجسٹر تیار کرنا ہے۔ یہ یاد رہے کہ ہر بچہ جو کوئی امتحان پاس کرتا ہے اور وہ مجھے خط لکھتا ہے میں اس کے لئے دعا ضرور کروں گا اور ایسے طلباء کو جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں خطوط کا جواب بھی دوں گا اور انعام کے طور پر کتب بھی اپنے دستخطوں سے کوئی دعائیہ فقرہ لکھ کر بھیج دوں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگلے دس سال میں جماعت کا سکول کی عمر کا کوئی بچہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک کا امتحان پاس کرنے سے پہلے سکول چھوڑ دے اگر آپ کوشش کرکے جماعت کے سارے بچوں کو میٹرک کرا دیں تو آپ کی دنیا میں بھی ایک انقلاب عظیم پیدا ہو گا جماعت کا ہر لڑکا کم از کم میٹرک پاس کرے اور جماعت کی ہر لڑکی کم از کم مڈل کا امتحان پاس کرے ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ چند سال میں جماعت کی ساری لڑکیوں کو بھی میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ سکیم صرف پاکستان۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لئے ہے دوسرے ممالک کے لئے میں جائزہ لے کر کوئی فیصلہ کروں گا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم رانا محمد خان صاحب صدر سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد نے ایجنڈا کی تجاویز ۴ و ۵ پیش کیں۔ یہ تجاویز شوریٰ میں کسی مشورہ کے لئے نہیں بلکہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے ایجنڈا میں رکھی گئی تھیں۔ اس لئے محترم رانا صاحب نے یہ تجاویز پڑھ کر سنا دیں۔ تجاویز کی عبارت یہ ہے

تجویز ۴ "احمدی لڑکے اور لڑکیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق بہت سی دقتیں پیش آرہی ہیں۔ خصوصاً زیادہ تعلیم یافتہ لڑکیوں کے متعلق یہ دقت اکثر پیش آتی ہے اس لئے اس دقت کو دور کرنے کی زیادہ منظم اور مؤثر کوشش کی جائے۔

تجویز ۵ "پاکستان کی ہر جماعت اپنے ہاں مسجد بنائے جو جماعتیں اس کی استعداد نہیں رکھتیں ان کی مالی امداد کی جائے تاکہ تمام جماعتوں میں اپنی مسجدیں بن سکیں"۔

ایجنڈا کی تجویز ۳: اس کے بعد محترم رانا محمد خان صاحب صدر سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد نے ایجنڈا کی تجویز ۳ پیش کی جو یہ ہے۔

"تبلیغ اسلام اور جماعتی تربیت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر جماعتی عہدیداران مثلاً امراء اضلاع اور صدر صاحبان اپنی نرینہ اولاد میں سے کم از کم ایک بچے کو ضرور وقف کریں اس سے احباب جماعت میں بھی اپنے بچوں کی زندگیاں وقف کرنے کا رجحان بڑھے گا انشاء اللہ"

سب کمیٹی کی رائے یہ تھی کہ:-

"وقف زندگی کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اس تحریک کو جماعت کے کسی خاص طبقہ یا حصہ سے مخصوص کرنا مناسب نہیں اس کی اہمیت کے پیش نظر جملہ احباب جماعت کو اس بارہ میں مسلسل تحریک کی جاتی رہنی چاہیئے کہ وہ اپنے ذہین اور ہونہار بچوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف کریں تاکہ غلبۂ اسلام کی مہم میں ہر احمدی خاندان حصہ لینے کی سعادت حاصل کر سکے نیز اس تحریک کی ترویج کے لئے واقفین زندگی اور دیگر مبلغین کرام اپنے دوروں میں اس امر کی خصوصی تحریک مسلسل کرتے رہیں علاوہ ازیں وقف زندگی اور خدمت اسلام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات یکجا مرتب کرکے جماعت میں شائع کئے جائیں"۔

محترم مرزا عبدالحق صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے فرمایا جو احباب اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں۔

محترم مرزا صاحب کے ارشاد پر بعض احباب نے اپنے نام لکھوائے اور پھر باری باری مائیک پر آکر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وقف زندگی آپ کر ہی نہیں سکتے وہ تو بچوں نے کرنی ہے جن والدین کی خواہش اور تمنا ہے کہ ان کے بچوں کی زندگی وقف ہو وہ بچپن سے ہی اس کے مطابق ان کی تربیت کریں تا اُن کے اخلاق کے اندر حسن پیدا ہو۔

حضور نے فرمایا اگر یہ قاعدہ بن جائے جس کا تجویز میں ذکر کیا گیا ہے تو وہ قابل عمل نہیں ہوگا۔ اب جس عہدہ دار کا چھوٹا بھائی پی۔ ایچ۔ ڈی کر چکا ہے یا اس کی عمر مثلاً تیس سال ہو گئی ہے تو وہ جامعہ احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ امراء میں سے تو اکثر ایسے ہوں گے جن کے سب سے چھوٹے بچے بیس اکیس سال کے ہوں گے اور جامعہ احمدیہ کے لئے میں نے یہ قاعدہ بنایا ہوا ہے کہ ۱۷ سال کی عمر تک کا لڑکا جامعہ احمدیہ میں داخل ہو۔ پھر میں نے حکم دیا ہے کہ جس بچہ نے سیکنڈ ڈویژن لی ہے وہ جامعہ احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرسٹ ڈویژن والے لڑکے بھی جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے آرہے ہیں اور اکثریت جو نکل رہی ہے وہ بڑے مخلص اور فدائی ہیں۔ بہرحال اگر کوئی ایسا قاعدہ بنایا جائے کہ ہر عہدیدار کم سے کم ایک لڑکا خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرے اور وہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرے تو وہ قابل عمل نہیں ہوگا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی تقریر فرمائی جس کا ملخص بدر ۲۴ اپریل ۱۹۸۰ء میں شائع ہو چکا ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم شیخ علیم الدین صاحب ساکن بھدرک (اڑیسہ) کے پیٹ کا آپریشن کٹک میڈیکل ہسپتال میں ہوا تھا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد پیٹ میں دوبارہ خرابی پیدا ہو جانے کی وجہ سے انہیں پھر ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

جملہ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں محترم والد صاحب کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: شیخ علاؤ الدین۔
متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے!

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ کے مخالف علماء عامۃ المسلمین کو جماعت احمدیہ سے بدظن کرنے کے لئے جہاں اور بہت سی غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں وہاں ایک غلط فہمی یہ بھی پیدا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے بارے میں غلط ثابت ہوئی کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا لیکن مرزا صاحب خود پہلے فوت ہو گئے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری اُن کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے اور چونکہ یہ علماء ظواہر اس سلسلہ کی تفاصیل کو عوام کے سامنے پیش نہیں کرتے اس لئے عوام اُن کے اس بیان سے غلط تأثر لے کر جماعت احمدیہ سے بدظن ہو جاتے ہیں لہذا اس تعلق میں فریقین کی تحریریں پیش کرتے ہوئے تصویر کے دونوں رُخ ہم اپنے قارئین کے سامنے رکھتے ہیں تاکہ منصف مزاج اور سنجیدہ طبع احباب حقیقت سے آگاہ ہو سکیں۔

ضروری وضاحت

سب سے پہلے اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے بارے میں کوئی پیشگوئی شائع نہیں فرمائی جیسا کہ مضمون کا عنوان ظاہر کر رہا ہے یہی عنوان حضور علیہ السلام نے بھی ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کی دعائے مباہلہ کا رکھا ہے۔ اگر یہ پیشگوئی ہوتی تو پھر عنوان یوں ہوتا کہ "مولوی ثناء اللہ صاحب کے بارے میں آخری فیصلہ" اس فرق سے ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی ہرگز نہیں تھی جیسا کہ تفصیل آگے آئے گی۔

دوسری وضاحت یہ بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دُعا جو آپ نے "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" کے زیرِ عنوان لکھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے نہ تو یکطرفہ دُعا تھی اور نہ ہی یہ مباہلہ تھا بلکہ یہ "دعائے مباہلہ" تھی جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے قبول کیا جانا ضروری تھا کیونکہ مباہلہ تو اُسی وقت ہوتا جبکہ مولوی صاحب موصوف بھی اس طریقِ فیصلہ کو منظور کر لیتے۔ مگر انہوں نے اس طریقِ فیصلہ کو منظور نہیں کیا۔ آیئے حقائق کی روشنی میں اس امر کی تفاصیل کا جائزہ لیں۔

دعوتِ مباہلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو جو اشتہار بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع فرمایا وہ دراصل اس مسلسل مقابلہ کی آخری کڑی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی ابتداء سے آپ کے اور علمائے ظواہر خصوصًا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے درمیان جاری تھا حضور علیہ السلام نے انبیاء علیہم السلام کے طریق کے عین مطابق پہلے تو دلائل و براہین کے ذریعہ اپنے مخالفین و معاندین پر اتمامِ حجت کی اور بعد میں اُن کو دعوتِ مباہلہ بھی دی چنانچہ آپؑ نے اپنی کتاب "انجامِ آتھم" میں ۱۸۹۷ء میں ہندوستان بھر کے علماء و مشائخ کو نام بنام دعوتِ مباہلہ دی اور تحریر فرمایا:۔

"میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دُعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں، ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار۔"
(انجامِ آتھم ص ۶۷)

اور مزید واشگاف الفاظ میں علماء کو آمادہ کرنے کے لئے تحریر فرمایا:۔

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان! کہ خدا کی لعنت اُس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو اور اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو آمین۔" (ایضًا ص ۶۷)

علماء کا گریز

مذکورہ کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن علماء اور مشائخ کو دعوتِ مباہلہ دی تھی اگر وہ حضور علیہ السلام کے بالمقابل اپنے آپ کو سچا سمجھتے تھے تو اُنہیں چاہئیے تھا کہ اس دعوتِ مباہلہ کو قبول کر کے حق آشکار کرتے لیکن ان علماء میں سے بعض سعید الفطرت تو توبہ کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے ان میں حضرت میاں غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف قابلِ ذکر ہیں باقی علماء نے اپنا معاندانہ طریقِ عمل جاری رکھا اور دعوتِ مباہلہ کو قبول کرنے کی جرأت نہ کر سکے اور آیت قرآنی "وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ" (البقرہ: ۹۶) کی صداقت پر مہر ثبت کر گئے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منہاجِ نبوت پر مباہلہ کا چیلنج کرنا اور مخالفین و معاندین کا اس سے گریز کرنا آپؑ کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے آپؑ خود فرماتے ہیں:۔

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں میں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھ کو کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ میں ہر روز اس بات کے لئے چشم پُرآب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاجِ نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے مگر میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں۔"
(اربعین ۳ ص ۱۴)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی آمادگی

مذکورہ دعوتِ مباہلہ میں بُلائے گئے علماء میں سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا گیارہواں نمبر تھا انہوں نے بھی دیگر علماء کی طرح خاموشی اختیار کی اور ابتداءً مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوئے لیکن مباحثہ مُد کے موقع پر جب دعوتِ مباہلہ کا ذکر آیا تو عوام کے ڈر سے ظاہرداری کے طور پر مباہلہ کے لئے آمادگی کا اظہار کر دیا اور ایک تحریر بھی لکھ دی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "اعجازِ احمدی" میں فرمایا:۔

"میں نے سُنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دُعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مرجائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب تیار کرے جو ایسی ہی فصیح و بلیغ ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہشیں دل سے ظاہر کی ہیں نفاق کے طور پر نہیں تو اس سے بہتر کیا ہے اور وہ اس اُمت پر اس تفرقہ کے زمانہ میں بہت ہی احسان کریں گے کہ مرد میدان بن کر ان دونوں ذریعوں سے حق و باطل کا فیصلہ کر لیں گے۔ یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی۔ اب **اس پر قائم رہیں تو بات ہے**۔"
(اعجازِ احمدی ص ۱۴)

اسی طرح فرمایا:۔

"اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔"
(اعجازِ احمدی ص ۳۶)

مولوی صاحب کا فرار

قارئین کرام کو تعجب ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے میدانِ مقابلہ میں نکل کر مباہلہ پر پوری آمادگی کا اظہار کرنے کی بجائے اپنی متلون مزاجی کے تحت جس کا ذکر معزز اخبار مشرق گورکھپور نے بایں الفاظ کیا تھا کہ

"مولانا نے طبیعت اور مزاج ایسا ہی پایا ہے، گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ۔"
(مشرق ۲۹ مارچ ۱۹۲۳ء)

نہایت استہزائیہ رنگ میں یہ جواب دیا کہ:۔

"چونکہ یہ خاکسار نہ داتا ہیں) نہ آپ کی طرح نبی یا رسول، یا ابن اللہ یا الہامی ہے۔ اس لئے **ایسے مقابلہ کی جراءت نہیں کر سکتا۔** چونکہ آپ کی غرض یہ ہے کہ اگر مخاطب پہلے مرگیا تو چاندی کھری ہے اور اگر خود بدولت تشریف لے گئے خس کم جہاں پاک۔ تو بعد مرنے کے قبر پر کس نے آنا ہے اس لئے آپ ایسی ویسی بیہودہ شرطیں (یعنی مباہلہ ثانی) باندھتے ہیں مگر میں **افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ان باتوں پر جراءت نہیں۔**"

(رسالہ الہامات مرزا ص ۱۱۶ طبع ششم)

مولوی ثناءاللہ صاحب کی دوبارہ آمادگی

مولوی ثناءاللہ صاحب کے اس صریح اعتراف شکست سے فرقہ اہلحدیث میں بڑا غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اور ان کے دوستوں نے مولوی صاحب موصوف کو مباہلہ کے لئے مجبور کیا دوست و احباب اور لوگوں کی طعن و تشنیع سے متاثر ہو کر انہوں نے اہلحدیث میں یہ لکھا :-

"مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم نے صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ اور انہی سا تھ لاؤ جن سے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔"

(اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱۰)

چیلنج منظور کر لیا گیا

مولوی ثناءاللہ صاحب کے اس اعلان پر ایڈیٹر صاحب بدر قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے اس چیلنج کی منظوری کا فوری طور پر اعلان کرتے ہوئے لکھا کہ :-

"مولوی ثناءاللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے (آپ) بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص (مرزا صاحب) اپنے دعوی میں جھوٹا ہے اور بیشک یہ بات نہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے۔"

(بدر قادیان ۴ اپریل ۱۹۰۷ء)

مولوی ثناءاللہ صاحب کا دوبارہ فرار

مذکورہ اعلان کے شائع ہوتے ہی مولوی ثناءاللہ صاحب پر ایسا خوف طاری ہوا کہ جھٹ لکھ دیا :-

"میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا۔ میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ میں نے حلف اٹھانا کہاں ہے۔ مباہلہ نہیں کیا قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔"

(اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۴)

اشتہار دعائے مباہلہ

مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری کا مذکورہ فرار ابھی معرض وجود میں نہیں آیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قلم سے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کی دعوت مباہلہ کے بالمقابل ایک دعائے مباہلہ شائع فرما دی جس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناءاللہ میں سچا فیصلہ فرما۔"

اور چونکہ مولوی ثناءاللہ صاحب نے مباہلہ پر آمادگی ظاہر کی تھی اس لئے اس اشتہار کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف طور پر لکھ دیا کہ :-

"مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

(اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

مولوی ثناءاللہ صاحب کا طرز عمل

مولوی ثناءاللہ صاحب نے مذکورہ اشتہار دعائے مباہلہ کو اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع کیا اور اس کے نیچے یہ لکھا۔

"اول اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔"

"تمہاری یہ تحریر کسی صورت میں بھی فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔"

"میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مرگیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔"

"خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت میں نہ پڑے مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔"

نیز اہلحدیث کے نائب ایڈیٹر نے یہ بھی لکھا کہ :-

"خدا تعالیٰ جھوٹے، دغاباز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔"

اس کی تصدیق مولوی ثناءاللہ صاحب نے یوں کی کہ :-

"میں اس کو صحیح جانتا ہوں۔"

(اہلحدیث ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء)

مولوی صاحب موصوف نے مذکورہ اشتہار کے نیچے یہ بھی لکھا کہ :-

"مختصر یہ کہ ...... یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔"

(اقتباسات از اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۴،۵)

مولوی ثناءاللہ صاحب نے یہ بھی لکھا کہ :-

"آنحضرت صلعم باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا۔"

(مرقع قادیانی اگست ۱۹۰۷ء ص ۹)

"کوئی ایسی نشانی دکھاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ مر گئے تو کیا دیکھیں گے اور کیا ہدایت پائیں گے۔"

(اخبار وطن امرتسر ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

نتیجہ

مذکورہ تمام حوالہ جات سے یہ بات صریحاً ثابت ہو جاتی ہے کہ مولوی ثناءاللہ صاحب اپنی متلون طبیعت کے مطابق عامۃ المسلمین کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کبھی تو مباہلہ پر آمادگی ظاہر کرتے اور کبھی اپنے نفس پر خوف کے غلبہ کے سبب راہ فرار اختیار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اُن کے ساتھ "آخری فیصلہ" کا اشتہار شائع ہوا اور مولوی صاحب موصوف نے اپنی پرانی عادت کے مطابق نجران کے عیسائیوں کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مباہلہ سے گریز کیا اور حضور کی شائع کردہ دعائے مباہلہ کے بالمقابل دعا نہ کی تا مباہلہ منعقد ہو جاتا اور پہلے مرنے والا کاذب قرار پاتا بلکہ انہوں نے دعائے مباہلہ کو رد کیا اور اس طریق فیصلہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ **مباہلہ واقع نہ ہوا** اور مولوی ثناءاللہ صاحب کو خدا تعالیٰ نے اُن کے اپنے تسلیم کردہ اصول کے مطابق "جھوٹے، دغاباز، مفسد اور نافرمان" لوگوں کی طرح لمبی عمر دی اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے زندہ رکھ کر "مسیلمہ کذاب" ثابت کر دیا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشتہار "مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" دراصل "مسودہ مباہلہ" تھا اسی طرح جس طرح قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں "نجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے "مسودہ مباہلہ" تھی وہاں چونکہ عیسائیوں نے راہ فرار اختیار کی اس لئے مباہلہ نہ ہوا اور وہ نہ مرے آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔

"ولو تمّ حال الحول علی النصاریٰ کلّهم حتّی یهلکوا" (تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۶۹۹) اگر عیسائی مباہلہ کر لیتے اور آنحضرت کی طرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہہ دیتے تو ان میں سے ہر ایک ایک سال کے اندر ہلاک ہوتا۔ اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر مولوی ثناءاللہ صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں میدان مقابلہ سے فرار اختیار نہ کرتے اور حضور کی خواہش کے مطابق وہی دعا کرتے تو یقیناً ہلاک ہو جاتے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے

"اگر وہ (ثناءاللہ) اس چیلنج پر مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔" (اعجاز احمدی ص ۳۷)

اشتہار ۱۵ اپریل یکطرفہ دعا نہیں ہے

آخر میں مختصراً ہم اس امر کو بھی واضح کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو جو اشتہار بعنوان "مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع فرمایا وہ یکطرفہ دعا ہرگز نہیں تھی بلکہ دعائے مباہلہ کا مسودہ تھا جس کے لئے مندرجہ ذیل دلائل قارئین کرام کی دلچسپی کا موجب ہوں گے :-

① حضور نے اس اشتہار کو "آخری فیصلہ" کے نام سے موسوم فرمایا اور آخری فیصلہ مذہبی رنگ میں مباہلہ کے لئے ہی بولا جاتا ہے۔ خود مولوی ثناءاللہ صاحب کو بھی اس کا اعتراف ہے چنانچہ انہوں نے آیت مباہلہ کی تفسیر میں لکھا :-

(آگے مسلسل ص ۱۱ پر)

"اپنے لوگوں کو جو کسی دلیل کو نہ جانیں نہ کسی بات کو نہ سمجھیں۔ الغرض بد را بد باید سیاہ کرد۔ کہ آؤ ایک آخری فیصلہ ابھی کر لو۔ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے، اپنی بیٹیاں اور تمہاری بیٹیاں، اپنے بھائی بند نزدیکی اور تمہارے بھائی بند نزدیکی بلالیں۔ پھر عاجزی سے جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ خدا خود فیصلہ دنیا ہی میں کرے گا۔ جو فریق اس کے نزدیک جھوٹا ہو گا وہ دنیا میں برباد اور مورد غضب ہو گا۔"

(تفسیر ثنائی جلد ۱ صفحہ ۳۴۰)

پس آخری فیصلہ دعائے مباہلہ ہی کا نام ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس مذکورہ اشتہار میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:-

"یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔"

اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے جو جماعت احمدیہ کے شدید مخالف اور اہلحدیث کے مشہور علماء میں سے تھے۔ یہ تسلیم کیا ہے کہ:-

"اس اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں طریق فیصلہ الیسا مذکور ہے جو تحدیانہ ہے۔"

(روئداد مباحثہ لدھیانہ ص۲۱)

اب ہر عقلمند اور صاحب بصیرت سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ یہ اشتہار کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ طریق فیصلہ تحدیانہ ہے تو آخری فیصلہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اسے دعائے مباہلہ تسلیم کیا جائے۔ چونکہ مباہلہ کی صورت میں ہی کاذب کی موت پر تحدی کی جا سکتی ہے۔

(۳) جیسا کہ مضمون کے ابتداء میں بیان ہو چکا ہے کہ عنوان کے الفاظ "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" اس امر پر دلالت کر رہے ہیں کہ یہ فیصلہ مولوی صاحب کے ساتھ ... علیٰ وجہ ... ورنہ ... کی بجائے ... کے متعلق ہوتا۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اشتہار کو ... اطلاع کے طور پر ... کے ... شائع نہیں فرمایا بلکہ ... مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس ... اور اشاعت در الحدیث بھجوایا۔ اگر یہ یکطرفہ دعا تھی تو مولوی صاحب کے پاس بھجوانے یا انہیں مخاطب کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ نیز حضور علیہ السلام نے اس اشتہار کے آخر میں تحریر فرمایا ہے کہ "بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔" یہ تحریر صاف ظاہر کرتی ہے کہ یہ دعا دعائے مباہلہ تھی جس کی تکمیل کے لئے مولوی صاحب کی تحریر ضروری تھی۔ اگر یہ یکطرفہ دعا ہوتی تو اہلحدیث میں اس کی اشاعت کی نہ تو ضرورت تھی اور نہ ہی یہ لکھنے کی ضرورت تھی کہ وہ "جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔"

(۵) مذکورہ اشتہار کے دعائے مباہلہ ہونے کا ایک اور ثبوت یہ بھی ہے کہ اس اشتہار کو شائع کرتے وقت مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ اعتراض اٹھایا کہ "اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔" (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء) نیز لکھا:- "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔" (ایضاً)

اگر یہ یکطرفہ دعا تھی تو مولوی صاحب کو بغیر منظوری کے اسے شائع کر دینے پر اعتراض کیوں ہوا؟ نیز ان کا اس طریق فیصلہ کو رد کرنا بھی دلالت کرتا ہے کہ وہ اس اشتہار کو یکطرفہ دعا نہیں بلکہ دعائے مباہلہ ہی سمجھتے تھے!!

(۶) خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مذکورہ اشتہار کو متعدد مقامات پر مباہلہ کا اشتہار قرار دیا ہے بطور نمونہ چند حوالے درج ذیل ہیں:-

(۱) "کرشن قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔"

(مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء ص۱۸)

(۲) "مرزا جی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا۔"

(مرقع قادیانی دسمبر ۱۹۰۸ء ص۳)

(۳) "وہ اپنے اشتہار مباہلہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں پیچ اٹھا تھا کہ اہلحدیث نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے۔" (اہلحدیث ۱۹ جون ۱۹۰۸ء)

خلاصۂ کلام

ان مختصر دلائل سے ظاہر ہے کہ اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء دعائے مباہلہ کا اشتہار تھا۔ اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بالمقابل یہ دعا نہیں کی بلکہ اس کو رد کر دیا لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلے وفات پانا اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا زندہ رہ کر آخر ناکامی کی وفات پانا۔ اگر کچھ ثابت کرتا ہے تو یہی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بروز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور مولوی ثناء اللہ صاحب بقول خود مسیلمہ کے مثیل۔

بہر حال چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بالمقابل دعائے مباہلہ کو قبول نہیں کیا اس لئے وہ زندہ رہے۔ اگر وہ مذکورہ مباہلہ منظور کر کے بالمقابل دعا کرتے تو یقیناً وہ پہلے مرتے۔ کیونکہ سچے کی زندگی میں جھوٹے کا مرنا صرف مباہلہ واقع ہونے کی صورت میں ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے؟ بلکہ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسا ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے۔ ہم تو ایسی باتیں سن کر حیران ہوتے ہیں۔ دیکھو ہماری باتوں کو کیسے الٹ پلٹ کر پیش کیا جاتا ہے۔ اور تحریف کرنے میں وہ کمال حاصل کیا ہے کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں۔ کیا یہ کسی نبی، ولی، قطب غوث کے زمانہ میں ہوا کہ اس کے سب اعداء مر گئے ہوں۔ بلکہ کافر منافق باقی رہ ہی گئے تھے۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں، وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوتے ہیں۔"

(اخبار الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء ص۹)

علماء دیوبند کی خام خیالیاں ۲ ـــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

کیسا مولانا ... صاحب بھی جناب سید مہدی حسن صاحب مفتی دار العلوم دیوبند کی تنقید کرتے ہوئے ... جسارت اور ... گوئی سے کام لے سکیں گے؟ ... اگر ہم یہ تنقید ... کرنے پر ... اعتدال اور ذاتی ... لو ... ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مولانا موصوف کو ... وسعت ... اور اعتدال پسندی کا مفہوم بخوبی سمجھ میں آجائے گا ـــ ع

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہو

(باقی)

خورشید احمد انور

... افراد کا قبول اسلام ـــ بقیۂ صفحہ اوّل

تعالیٰ نے ... گزشتہ دورہ لائبیریا کے دوران ... افراد کو پیغام حق پہنچانے ... توجہ دلائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس ... حقہ پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ... کی ادائیگی کے بعد جملہ نو مسلم حاضرین نے ہمارے وفد کے ساتھ تصویر اتروائی اور پھر ... دعاؤں کے بعد ہمارا وفد اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتا ہوا شام کو بخیر و عافیت سانوے واپس پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔

جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نو مسلمین کو استقامت عطا فرمائے اور قرب و جوار میں اشاعت حق کی راہوں کو مزید آسان بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

(الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۸۰ء)

درخواست دعا

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر جنہیں گزشتہ دنوں دل کا شدید حملہ ہوا تھا اب بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہیں۔ ۱۴ اپریل کو چند قدم چلایا گیا اور اب ایمرجنسی وارڈ سے عام وارڈ میں تبدیل کیا گیا ہے اور ابھی مکمل آرام کی ہدایت ہے۔ احباب سیٹھ صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ تازہ اطلاع کے مطابق محترم سیٹھ صاحب موصوف کو ... سے ... کر ... گیا ... ملک صلاح الدین (قائم مقام امیر مقامی قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور۔ (یو پی)
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004
Phone No. 76560.
آٹو ونگس

فہرست نمبر (۲)

منظوری انتخاب زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

مندرجہ ذیل زعماء مجالس انصار اللہ بھارت کی ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء تک کے لئے منظوری دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدماتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام مجلس	نام زعماء
۱۱ -	شورت	مکرم غلام محمد شاہ صاحب زعیم۔
۱۲ -	کیرنگ	" انیس الرحمٰن خان صاحب زعیم۔
۱۳ -	بلاری	" محمد عبد الباری صاحب زعیم۔
۱۴ -	خان پور ملکی	" سید نظام الدین صاحب زعیم۔
۱۵ -	برہ پورہ	" شیخ محمود علی صاحب زعیم۔
۱۶ -	وڈمان	" محمد باشو میاں صاحب زعیم۔
۱۷ -	مدراس	" ایم۔ کے میران شاہ صاحب زعیم۔
۱۸ -	شاہجہانپور	" ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی زعیم۔
۱۹ -	تیماپور	" محمود احمد صاحب ہندرگ زعیم۔
۲۰ -	ہبلی	" حضرت صاحب منڈاسگھر زعیم۔

ضروری نوٹ:- جن مجالس میں زعماء مجالس انصار اللہ کے انتخاب ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء سے قبل ہوئے تھے اور انہوں نے ابھی تک دوبارہ انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل نہیں کی ہے اُن جماعتوں کے صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کرلیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ماہانہ رپورٹیں بھجوانے والی مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

خدام الاحمدیہ:-

فروری:- قادیان۔ ناصر آباد۔ یاری پورہ۔ آسنور۔ شورت۔ پنکال۔ سونگھڑہ۔ مونگی بنی مائنز۔ کانپور۔ سکندر آباد۔ چنتہ کنٹہ۔ کیتانور۔ کالیکٹ۔ چارکوٹ۔

مارچ:- قادیان۔ مدراس۔ بنگلور۔ چنتہ کنٹہ۔ کرڈاپلی۔ سونگھڑہ۔ کیرنگ۔ ناصر آباد۔

اطفال الاحمدیہ:-

فروری:- قادیان۔ سونگھڑہ۔ رشی نگر۔

مارچ:- قادیان۔ بنگلور۔ رشی نگر۔ مدراس۔ کانپور۔ پنکال۔ کرڈاپلی۔ سونگھڑہ۔ ناصر آباد۔

نوٹ:- (۱) مجالس کوشش کریں کہ ہر ماہ کی رپورٹ آئندہ ماہ کی ۱۵ تاریخ تک بھجوادیں۔

(۲) خدام و اطفال ہر دو کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری مطبوعہ فارم پر ارسال کریں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) ملازمت کے سلسلہ میں میرے ایک مقدمہ کی سماعت ماہ مئی میں ہونے والی ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:- محمد ادریس (نبیرہ حضرت محمد دین صاحبؓ یکے از اصحاب حضرت احمد علیہ السلام ۳۱۳)

(۲) مکرم نصر اللہ خان صاحب بمبئی کراچی (پاکستان) سے اپنے ضعیف العمر والدین کے قبولِ حق کی توفیق پانے اور ذہنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

(۳) خاکسار کے گھر میں ماہ جون تک ولادت ہونے والی ہے جملہ احباب جماعت و بزرگانِ کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اولادِ نرینہ سے نوازے۔ نیز خاکسار اپنی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار:- محمد عبد القیوم احمدی۔ جلال کوچہ۔ حیدر آباد۔ (آندھرا پردیش)

(۴) مکرم ڈاکٹر کے محبوب صاحب آف حیدر آباد کچھ عرصہ سے بعض دماغی پریشانیوں میں مبتلا ہیں وہ تمام احباب جماعت سے اپنی دماغی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست کرتے ہیں۔ انہوں نے پانچ روپے اعانت بدر میں ارسال کئے ہیں۔ خاکسار: جلال الدین نیر۔ نائب محاسب قادیان۔

افسوس! محترم قریشی عبد القادر صاحب اعوان درویش وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

قادیان ۲۲ راپریل ۸۰ء۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ احباب جماعت تک پہنچائی جارہی ہے کہ محترم قریشی عبد القادر صاحب اعوان درویش (برادر محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب درویش مرحوم ناظر بیت المال خرچ) بعمر ۵۸ سال آج صبح سات بجے امرتسر ہسپتال میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اُسی روز دن کے بارہ بجے کے قریب نعش قادیان آنے پر بعد نماز عشاء مرحوم کی تدفین عمل میں آئی۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی نے جنازہ گاہ میں نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ان کے والد حضرت حافظ محمد امین صاحب مہاجر قادیان صحابی تھے۔ نہایت نیک اور خاموش طبع تھے۔ حافظ صاحب کے بھائی جناب ڈاکٹر گوہر دین صاحب جو طویل عرصہ تک برما میں رہے، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی ایک نواسی محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ سے شادی شدہ تھے۔ مرحوم کو قریب ۱½ سال قبل اعصابی تکلیف ہوئی تھی۔ اور اب پھر جزوی طور پر فالج کا حملہ ہو جانے پر مقامی علاج معالجہ کے بعد امرتسر ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ مگر تقدیرِ الٰہی غالب آئی۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اور بوقتِ وفات مرکزی لائبریری کے لائبریرین تھے۔ ایک سال قبل مرحوم کی امروہہ میں شادی ہوئی۔ جس سے دو ہفتہ قبل بیٹی تولد ہوئی۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور بیوہ اور بچی کا خود متکفل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۹ میں جگہ پائی۔

یاد دہانی شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے۔ جس میں درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچے (لڑکے۔ لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلص احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لئے حسبِ حالات رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

اسلامی اصول کی فلاسفی

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ مئی (ہجرت) میں مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" (نصف اول) مقرر کی گئی ہے جملہ قائدینِ کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جملہ اراکین کو اس کتاب کے مطالعہ کی تلقین کریں۔ اور جائزہ بھی لیتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواستِ دعا

مکرم سید نفیس بخاری صاحب مقیم ابوظبی کے دو چھوٹے بھائیوں کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔ نیز اُن کے پھوپھا مکرم سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ کا گزشتہ ماہ پتے کا اپریشن ہوا تھا۔ اور ان کے والد صاحب کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ موصوف ان سب کی صحت کاملہ و سلامتی والی لمبی زندگی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان